اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُولِی الْاَبْصَار

الحمد للہ کہ مجموعہ نافعہ از تالیف مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی مرحوم

و مولوی غلام رسول صاحب قلعوی مرحوم المسمیٰ

بسوانح عمری

مولوی عبداللہ الغزنوی المرحوم و

مجموعہ مکتوبات

ایشان باہتمام عبدالحمید پسر مولانا عبدالواحد صاحب غزنوی

تاجر کتب مسجد چینیانوالی لاہور

قیمت ۱۲ر

علاوہ محصول ڈاک

رفاہ عام سٹیم پریس لاہور میں باہتمام مولوی نور الحق صاحب چھپی

فيستفاد منه تحريم بيع كل آلة متخذة
للشرك على أي جهة كانت صنما
أو وثنا أو صليبا وكذلك الكتب
المشتملة على الشرك وعبادة غير الله
فهذا كلها يجب إزالتها وإعدامها
وبيعها ذريعة إلى اقتنائها
واتخاذها فهو أولى بتحريم البيع
من كل ما عداها فإن مفسدة
بيعها بحسب مفسدتها
في نفسها والنبي صلى الله عليه
وسلم لم يؤخر ذكرها لخفة
أمرها ولكنه تدرج من الأسهل
إلى ما هو أغلظ فإن الخمر أحسن
حالا من الميتة فإنها قد تصير
مالا محترما إذا قلبها الله سبحانه
ابتداء وقلبها الآدمي بصنعته
عند طائفة من العلماء انتهى
قال العلي العظيم فإن تنازعتم
في شيء فردوه إلى الله والرسول
إن كنتم تؤمنون بالله واليوم
الآخر قال مجاهد وغير واحد
من السلف هذا أمر من الله
عز وجل بأن كل شيء تنازع الناس

پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو آلہ شرک کے
لئے بنایا گیا ہے۔ اس کی تجارت بھی حرام ہے
وہ آلہ بت ہو یا مورت یا صلیب اور اسی طرح
حرام ہے تجارت ان کتابوں کی جو شامل ہیں
شرک پر اور غیر اللہ کی عبادت پر تو ان سب کا دُور
کرنا اور نابود کرنا واجب ہے۔ اور اُن کی
تجارت کرنا ایک وسیلہ ہے اُن کے باقی رکھنے
کا پس اُن کتابوں کا بیچنا جو شامل ہیں شرک
اور غیر اللہ کی عبادت پر بہت بڑھ کر ہے حرام ہونے
میں اُن آلات شرکیہ سے جو اُن کے سوا ہیں کیونکہ جو قدر
فساد کتب شرکیہ سے پیدا ہوتے ہیں اسقدر دوسرے آلات شرکیہ سے
پیدا نہیں ہوتے ہے اسی لئے ان کی تجارت دوسرے آلات کی تجارت سے
بڑھ کر حرام ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیان کرنے میں
اس لئے تاخیر نہیں کی کہ اس کا امر خفیف ہے۔ بلکہ آلات شرکیہ میں سے ایک
ادنٰی آلہ کی تجارت سے منع فرما کر اشارہ کیا کہ جو اس سے بڑھ کر شرک کا
اوزار ہے اسکی تجارت اس سے بڑھ کر بری ہے پس تحقیق شراب کا
مردار سے اچھا حال ہے کیونکہ وہ کبھی حلال مال محترم ہو جاتی ہے جب
اسکو اللہ تعالیٰ بدلا دیوے شروع ہی یا سرکہ بنا دیوے کوئی آدمی اپنی صنعت سے
علماء کی ایک جماعت کے نزدیک انتہیٰ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر اگر تم جھگڑ پڑو کسی مسئلہ
میں تو تم اسکو پھیرو طرف اللہ اور اسکے رسول کے اگر ہو تم ایمان لاتے اللہ
اور پچھلے دن کے ساتھ کہا مجاہد اور بہت لوگوں نے سلف سے
کہ اس آیت میں اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے۔
جس چیز میں لوگ جھگڑا کریں۔ وہ چیز دین کے

فِيهِ مِنْ اُصُولِ الدِّيْنِ وَفُرُوْعِهِ اَنْ يُّرَدَّ وَالتَّنَازُعَ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى كِتَابِ اللهِ وَسُنَّتِ رَسُوْلِهٖ فَهُوَ الْحَقُّ٭ وَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ وَلِهٰذَا قَالَ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَىْ رُدُّوا الْخُصُوْمَاتِ وَالْجَهَالَاتِ اِلٰى كِتَابِ اللهِ وَسُنَّتِ رَسُوْلِهٖ فَتَحَاكَمُوْا اِلَيْهِمَا فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَدَلَّ عَلٰى اَنَّ مَنْ لَّمْ يَتَحَاكَمْ فِيْ مَحَلِّ النِّزَاعِ اِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَلَا يَرْجِعُ اِلَيْهِمَا فِيْ ذٰلِكَ لَيْسَ مُؤْمِنًا بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَالرَّدُّ اِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاجِبٌ لِصَرِيْحِ الْاَمْرِ وَتَعْلِيْقُ الْاِيْمَانِ عَلَيْهِ وُجُوْدًا تَنْزِيْهُ الذَّاتِ وَالصِّفَاتِ مِنْ دَرَنِ الْاِلْحَادِ وَالشُّبُهَاتِ اِنْتَهٰى الْمَكْتُوْبُ وَتَمَّتْ قَوْلُهٗ

اصول سے یا فروع سے تو اس جھگڑے کو اللہ کی کتاب اور اُس کے رسول کی سُنت کی طرف لاویں۔ پس وہی حق ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر جس چیز میں تم اختلاف کرو تو اس کا حکم اللہ کی طرف ہے پھر جو فیصلہ کتاب اور سنت کردیوے وہ ٹھیک ہے اور نہیں ہے راستی کے بعد مگر گمراہی۔ اور اسی لئے فرمایا اگر ہو تم ایمان لائے اللہ اور پچھلے دن پر یعنی رد کرو جھگڑے اور اپنی نادانیاں اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت کی طرف اور فیصلہ لیجاؤ ان کی طرف جس میں تمہارے درمیان تکرار ہووے۔ اگر تم ایمان لائے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو محل نزاع میں کتاب و سُنت کی طرف فیصلہ نہیں لیجاتا۔ اور نہیں رجوع کرتا ان کی طرف اور اللہ کو مانتا ہے۔ نہ پچھلے دن کو۔ پس کتاب و سُنت کی طرف فیصلہ کو رد کرنا واجب ہے واسطے صریح امر کے۔ اور ایمان کے موجود ہونے کے۔

۱۲

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عائذ باللہ عبداللہ بجیات گل و سکندر و احمد جی و میر گل بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ واضح باد کہ دنیا روزی چند است و آخر کار با خدا او است مقصود اصلی و مطلوب کلی حصول دولت رضائے اوست تعالیٰ و تقدس فوز بسعادت لقائہم مرتب بر حصول دولت رضائی اوست چون ظاہر است کہ حصول دولت رضائی او بغیر سعی اجتہاد در کسب مرضیات او تعالیٰ میسر نے و آن بجز

* کما قال وما اختلفتم فیہ من شیء فحکمہ الی اللہ فما حکم بہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ فہو الحق